بہت اچھی مثال ہے :—

(۱)

زمین کے چاند ترا حسن آسمانی ہے  
ہر ایک جلوہ ترا اک نئی کہانی ہے

زہے نصیب کہ تو ہو مری شریک حیات  
ہو تیرے جلوون سے رخشندہ زندگی کی رات

ہے میری اچھی ہوئی گھر کو انتظار ترا  
تو آئے بہار اسے آکے رشک خلد بنا

گھر آؤن گا جو سر شام ہو کے مین بے حال  
نہال دل کو کرینگے یہ تیری پھول سے گال

گلے مین ہونگے ترے ہار میری باہون کے  
چمک اٹھینگے ستارے تری نگاہون کے

کرے گی زندہ مجھے تیری دلنشین گفتار  
مرے چمن مین ہمیشہ رہے گا حسن بہار

کھلے گی دل کی کلی روح شادمان ہوگی  
بہشت ہوگی اسی گھر مین تو جہان ہوگی

قدم نہاد فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

(۲)

خدا کے واسطے کھولو بھی آکے دروازہ  
مین کتنی دیر سے باہر کھڑا ہون چیخ رہا

اگر طبیل نہ ہو آپ کا مزاج شریف  
تو پنکھا جھلئے ذرا اٹھ کے کیجئے تکلیف

یہ چارپائی مری ٹوٹی ہی کیون بچھائی ہے  
بھلا اگتی یہ کیون فرش پر گرائی ہے

الٰہی کون یہ پانی کا دے گا اتنا بل  
خدا کے واسطے کر نل کو بند اے کاہل

چپاتیان مرے اللہ سبکی سب کچی  
تمام عمر ہی شاید رہوگی تم بچی

نمک کی کان اللہ رہی آج سالن مین  
اٹھا پیالہ یہان سے الٹ دے آنگن مین

نہین  
بس اٹھ بھی ابکی ایسا برا تو حال نہین۔ یہ مجھ غریب کا گھر ہے یہ ہسپتال

دبا دے پیر مرے اٹھ کے اٹھ بھی اٹھ او سست

مندرجہ بالا نظم مین رومان اور حقیقت کے تصادم کو محض دو تصویرون کی